20475 ـ لڑكى پردہ كب كريگى ؟

سوال

جب لڑكى كے جسمانى بال اگ جائيں تو كيا لڑكى كے ليے مكمل پردہ كرنا واجب ہو جاتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

آدمى بلوغت كے بعد مكلف شمار ہوتا ہے، ليكن بلوغت سے قبل وہ مكلف نہيں، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ وسلم كا فرمان ہے:

" تين قسم كے افراد سے قلم اٹھا لى گئى ہے، بچے سے حتى كہ وہ بالغ ہو جائے، اور سوئے ہوئے شخص سے حتى كہ وہ بيدار ہو جائے، اور بے عقل اور پاگل شخص سے حتى كہ وہ ٹھيك ہو جائے "

سنن ابو داود حديث نمبر (4402).

اس بنا پر جب لڑكى بالغ ہو جائے تو اسے مكمل پردہ كرنا واجب ہے بلوغت كى تين علامتيں ہيں جو لڑكے اور لڑكى ميں مشترك ہيں:

1 ـ احتلام

2 ـ شرمگاہ كے گرد سخت بال آنا.

3 ـ پندرہ برس كى عمر كو پہنچ جانا.

لڑكى ميں ايك علامت زيادہ ہے:

4 ـ حيض كا آنا.

لہذا جب لڑكى كو بلوغت كى ان چار علامات ميں سے كوئى ايك علامت ثابت ہو جائے تو اس پر دين كے سب فرائض پر عمل كرنا، اور سب ممنوعہ كام سے اجتناب كرنا واجب ہو جاتا ہے، اور ان فرائض ميں مكمل پردہ كرنا بھى شامل

ہے.

لیکن لڑکی ولی کو چاہیے کہ وہ اس واجبات کے التزام اور ممنوعہ کاموں سے اجتناب کرنے عادت بلوغت سے قبل ہی کرنی شروع کر دے، تا کہ اس کی پرورش ہی اس پر ہو، اور بلوغت کے بعد اس کے لیے یہ اعمال مشکل اور مشقت کا باعث نہ ہوں، شریعت اسلامیہ میں مقرر کردہ تربوی اصول میں شامل ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کی ادائیگی کا حکم دو، اور دس برس کی عمر میں انہیں مارو، اور ان کے بستر جدا کر دو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (495) مسند احمد (2 187) یہ حدیث عمرو بن شعیب عن جدہ کے طریق سے مروی ہے.

اور ابو داود میں اور ترمذی میں اس موضوع کی حدیث سبرۃ بن سعید سے مروی ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے الارواء الغلیل حدیث نمبر (247) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سنن ابو داود حدیث نمبر (494) سنن ترمذی حدیث نمبر (407).

اور بخاری و مسلم میں حدیث ہے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا عاشوراء کے روزوں کا بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں کہ جب مسلمانوں پر روزے فرض کیے گئے:

اس حدیث میں بیان ہوا ہے: " اس کے بعد ہم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتی تھیں، اور اپنی چھوٹے بچوں کو روزہ رکھوایا کرتی تھیں، اور انہیں مسجد لے جاتیں، اور ان کے لیے روئی کا کھلونا بنا لیتیں جب ان میں سے کوئی بھوک کی بنا پر روتا تو ہم اسے یہ کھلونا دے دیتی تھیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1960) صحیح مسلم حدیث نمبر (1136).

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے:

" جب بچے ہم سے کھانا مانگتے تو ہم انہیں کھلونا دے دیتیں کہ وہ کھیلیں حتی کہ اپنا روزہ مکمل کر لیتے "

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس حدیث میں بچوں کو اطاعت کرنے کی مشق اور انہیں عبادات کا عادی بنانے کا بیان ہے، لیکن وہ مکلف نہیں ہیں. اھـ

دیکھیں: شرح صحیح مسلم (8 14).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

چاہے بچہ مکلف نہیں، لیکن اس کا ولی مکلف ہے کہ بچے کو حرام کام نہ کرنےدے، کیونکہ خدشہ ہے کہ وہ اس کا عادی بن جائے گا، اور اس کو چھوڑنا مشکل ہو جائیگا " اھـ.

دیکھیں: تحفة المودود باحکام المولود (162).

اور جب لڑکی قریب البلوغ ہوتو خدشہ ہے کہ اس کا پردہ نہ کرنا فتنہ و فساد کا سبب بنے گا، اور نوجوان لڑکے اس کے فتنہ میں پڑ جائینگے.

اس لیے لڑکی کے ولی کو چاہیے کہ وہ اس حال میں لڑکی کو پردہ کروائےتا کہ اس کا سد ذریعہ ہو، اور خرابی و فساد کا باعث نہ ہو.

واللہ اعلم .